إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ
تاریخ میوات
مؤلفہ
منشی مولوی ابو محمد عبد الشکور صاحب
متوطن فیروزپور جھرکہ
۱۹۱۹ء

مسلمان ہوا تھا، جس کی روایت اس طرح ہے، کہ بادشاہ ایک روز شکار کو گئے سانبھر پال بھی ساتھ تھا، بادشاہ نے شیر کو بندوق چلائی، مگر وار خالی گیا، سانبھر پال نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر بندوق چلائی، جس سے شیر مر گیا، اور بادشاہ نے خوش ہوکر ازراہِ قدردانی ناہر بہادر کا خطاب عطا فرمایا، اور سنہ [illegible]ھ میں اس کی خواہش پر اُسے مسلمان کر لیا، اور تھوڑا سا علاقہ بطور جاگیر بھی دیا، آخر ہوتے ہوتے یہ بہت زبردست ہوگیا، اور اس نے کوٹلہ میں فیروز شاہی قلعے کے مانند ایک قلعہ[1] بنوایا، جس کے آثار اب تک پائے جاتے ہیں، اور میوات کا حاکم بن بیٹھا، سلطان ابوبکر تغلق نے کئی دفعہ اس سے مدد مانگی تھی، آخر سنہ ۷۹۵ھ میں اس کا انتقال ہوگیا میوات کی حکومت مدت تک متفرق طور پر اس کے اولاد کے پاس رہی، کیونکہ اس نے اپنی حینِ حیات میں اپنا علاقہ اپنے[2] بیٹوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

سلہ یہ تکیہ کوٹلہ تحصیل نوح ضلع گوڑگانوہ میں جھیل کے پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے، اسی زمانے کی ایک مسجد بھی اب تک قائم ہے، اور جامع مسجد دہلی سے ملتی جلتی ہے، اور ایک ہی معمار کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

سلہ ناہر پال کے نو بیٹوں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) بہادر خاں: یہ سب سے بڑا اور مشہور تھا، چودہ گاؤں اس کے قبضے میں تھے (۲) علاء الدین یہ بھی مشہور ہوا ہے، اس کے پاس پانچ گاؤں تھے، اور تجارہ پایہ تخت بنایا تھا، (۳) شاہ محمد اس کے پاس نو محال تھے، (۴) شہاب خاں یہ بھی نامی ہوا ہے، اس کے پاس چھ محال تھے، اور پہاڑی میں مسند نشین تھا، (۵) ملک ہر دو، اس کے پاس چار محال تھے، (۶) امرنج اس کے پاس ایک گاؤں تھا، (۷) ملک فرید خاں، اس کے پاس چار گاؤں تھے، (۸) نظام خاں اس کے پاس چار محال تھے، (۹) فتح خاں اس کے پاس بھی چار محال تھے۔

تھے، لیکن تھوڑے عرصے سے میواتی صرف اسی قوم کو کہنے لگے، جو چھتری فرقوں کی مختلف شاخوں سے جدا ہو کر اور مسلمان بن کر میوات میں آباد ہو گئے، اور ان سب نے بلا تفریق نسب ایک قومیت بنالی" +

خانزادے، جو جادو نسل سے ایک ممتاز فرقہ ہے، ایک عرصہ دراز تک اپنے میواتی مسلمان بھائیوں پر حکمرانی کرتا رہا، ہندو مسلم تاریخوں میں ان خانزادوں کو بھی میواتی ہی لکھا گیا ہے، اور وہ بچارے میواتی ہی کہلاتے رہے، ان میں اور میواتیوں میں رشتہ داریاں بھی ہوتی تھیں، لیکن اب تھوڑے عرصے سے موقوف ہو گئیں، خانزادوں نے جب سے اپنی رشتہ داری میواتیوں سے کرنی موقوف کر دی، اس وقت سے انکو میواتی نہیں کہتے +

میوات کے حدود اربعہ یہ ہیں، کہ جنوب میں باڑ ی، مشرق میں بھرتپور اور دریائے جمنا، برج کا دیس، مغرب میں کوٹ قاسم اور ریواڑی، شمال میں دہلی اور پلول، اور بلحاظ عرض البلد ۲۸ درجہ شمالی اور اقلیم سوم میں واقع ہے، وسعت طول، میوات تقریباً سو میل عرض ۷۰ میل ہے +

سطح، پہاڑوں کے مختلف سلسلے پھیلے ہوئے ہیں، جو اراولی پربت کی شاخیں ہیں، دریا وغیرہ کوئی ایسا نہیں جو سال بھر تک بہتا رہے، صرف چھوٹی چھوٹی ندیاں اور نالے ہیں، جو موسم برسات میں جاری رہتے ہیں +

اور نوگزہ کی قبریں مشہور ہیں، مگر نہ کوئی پنج پیر تھا، اور نہ کبھی نوگزہ آدمی ہوا، یہ انھی بزرگوں کی قبریں ہیں، جو تبلیغ کی غرض سے پانچ شخص آتے تھے، ان میں سے ایک واعظ اور چار حافظ واعظ ہوتے تھے، کبھی ایک واعظ اور آٹھ حافظ جس طرح آجکل انجمنوں کے سفیر اور واعظ دورہ کرتے ہیں، اسی طرح یہ بھی دورہ کرتے تھے، اور تبلیغ اسلام میں بدل وجان ساعی تھے، جب ان میں سے ایک راہ خدا میں مرجاتا، تو اس کی قبر امتیازاً بنا دیتے تھے، اور پنج پیر کی قبر مشہور کر دیتے تھے، جب نو میں سے ایک مرجاتا، تو اس کی قبر ۹ گزے سے مشہور کر دیتے، ابتک ہندوستان اور خصوصاً میوات میں پنج پیر اور ۹ گزے کی قبریں پوجی جاتی ہیں، اور اکثر ہندو اور مسلمانوں کے نومسلم جاہل فرقے ابتک پوجتے ہیں +

(۲) دوسرا سبب میواتیوں کے اسلام لانے کا یہ ہوا، کہ جب سلاطین اسلام کے قدم ہندوستان میں جم گئے، اور وہ ہندوستان پر قابض ہو گئے، تو ہندوؤں نے اعزاز حصول کی خاطر دین اسلام کو بخوشی وخاطر قبول کیا، چنانچہ ابتک ہندوستان میں عموماً میوات میں خصوصاً القاب وخطاب راجگی وکنور، ٹھاکر، چودھری، میاں، خان وغیرہ سے یاد کرتے ہیں، چنانچہ خانزادہ قوم کا مورث اعلیٰ سانبر پال فیروزشاہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا، جس نے اسے ناہر بہادر خان بہادر کا خطاب دیا، چنانچہ خانزادہ قوم کے اب ہر ایک فرد کو خانصاحب کہتے ہیں +

(۳) مسلمانوں کی بے تعصبی اور فیاضانہ برتاؤ اور میل جول نے

بلکہ میواتی قوم ابتک بیاہ شادی میں ہزاروں روپیہ دان پُن: ڈوموں، نائیوں، اور بھاٹوں کو دے ڈالتے ہیں، جس سے بربادی روپیہ اور اپنے بیجا تفخر کے جو انسانی ترقی کے مقاصد کے بالکل برخلاف ہے، کچھ نتیجہ نہیں ہوتا، خداوند کریم سے دعا ہے، کہ یہ فضول رسم ورواج میواتی قوم سے چھوٹ جاویں، اور یہ قوم مذہب اسلام کے اعلیٰ اور سیدھے سادے اصولوں پر کاربند ہو، آمین ثم آمین +

جو گوت اور پال ہماری تحقیق میں آئے ہیں، اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) تومر نسل، اس میں چار پال اور پندرہ گوت ہیں +

پال یہ ہیں:- (۱) بالوت، (۲) لنڈاوت۔ (۳) ڈیڑوال (۴) رٹاوت

گوت یہ ہیں:- (۱) سروہہ (۲) منگریہ، (۳) بلیانیہ (۴) کٹاریہ، (۵) سوکھیڑو، (۶) گونچھا، (۷) بوڈیان، (۸) جمنیان، (۹) ڈدوال، (۱۰) جبلاوت (۱۱) سنگڑاوت، (۱۲) بھانگڑاوت، (۱۳) کالنگری، (۱۴) جٹلاوت، (۱۵) سیلانیہ

(۲) جادو نسل اس میں پانچ پال اور اٹھارہ گوت ہیں۔

پال یہ ہیں:- (۱) چھرکلوت، (۲) ڈیمروت، (۳) ڈہولوت، (۴) نائی، (۵) پونگلوت، +

گوت یہ ہیں:- (۱) گورروال، (۲) میوال، (۳) کھڑنائی، (۴) بڈھ نائی، (۵) بگھا، (۶) بجومنیا، (۷) ناگلوت، (۸) سنگالہ، (۹) مچھالا، (۱۰) گہرکٹیا، (۱۱) پھرکٹیا، (۱۲) بھاجھلا، (۱۳) بے سر، (۱۴) بہناوت، (۱۵) کبھوریا، (۱۶) بیگوت، (۱۷) جونوال، (۱۸) لکھرا، +

تاریخ میوات از مولانا عبد الشکور 1919'.